خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا

سید نمیر مقصود حسن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رقم الحرف، بفیض باری تعالیٰ، رسالہ ھذا زکوٰۃ کے اہم اور بنیادی مسائل کے حوالے سے ہے جن کا جاننا ہر صاحب نصاب پر لازم ہے، عام طور پر دیکھا گیا لوگ مسائل زکوٰۃ نہ جاننے کی وجہ سے اپنی زکوٰۃ ادا بھی کرتے ہیں اور وہ مستحق تک پہنچ بھی نہیں پاتی یا قرابت داروں کو چھوڑ کر دیگر کو ترجیح دی جاتی ہے یا ادائیگی حساب سے نہیں کی جاتی، انہی مسائل کے پیش نظر فقیر نے رسالہ ھذا "زکوٰۃ کا بیان" مختصر اور جامع انداز میں تصنیف کیا ہے جو قارئین کے لئے ادائیگی زکوٰۃ کے سلسلے میں مددگار ثابت ہوگا۔ قارئین اس رسالے میں جو خوبیاں بھی پائیں وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جو کچھ کمی کوتاہی رہ گئی وہ فقیر کی کم علمی کا نتیجہ ہے۔لہذا قارئین میں سے اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ اگر کسی لفظی غلطی کو پائیں تو (03410228208)اس نمبر پر ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ غلطی کا ازالہ کیا جاسکے، شکریہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے، میرے والدین، میرے محترم شیخ، میرے تمام اساتذہ کرام اور جمیع مسلمانوں کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم دین

سید نمیر مقصود حسن

زکوٰۃ کی فرضیت قرآن کی روشنی میں:

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ۔(القرآن)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

مال کی پاکی کا ذریعہ:

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمۡ وَتُزَکِّیۡہِمۡ بِہَا۔(القرآن)

ترجمہ: ان کے مالوں میں سے صدقہ لو، اس کی وجہ سے انھیں پاک اور ستھرا بنادو۔

متقی لوگوں کی علامت:

وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ۔(القرآن)

ترجمہ: اور متقی وہ ہیں کہ ہم نے جو انہیں دیا ہے، اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

کامیاب مومنین کی علامت:

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ۔(القرآن)

ترجمہ: اور فلاح پاتے وہ ہیں جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

رزق میں برکت کا ذریعہ:

وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَہُوَ یُخۡلِفُہٗ ۚ وَہُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ۔(القرآن)

ترجمہ: اور جو کچھ تم خرچ کروگے، اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے۔

زکوٰۃ دینا کیوں ضروری ہے؟

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ۔ (القرآن)

ترجمہ: تم ہر گز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک اللہ کی راہ میں اپنی پیاری چیز میں سے خرچ نہ کرو اور اللہ کو خوب جانتا ہے جو کچھ تم خرچ کرتے ہو۔

نیکی کیا ہے؟

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰـكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَ الۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ‌ۚ -وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِۙ -وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ‌ۚ -وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّکٰوةَ‌ۚ -وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا‌ۚ -وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ‌ؕ -اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا‌ؕ -وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ۔ (القرآن)

ترجمہ: نیکی اس کا نام نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف چہرا کر دو،

نیک تو وہ ہے جو اللہ اور پچھلے دن اور ملائکہ و کتاب وانبیاء پر ایمان لایا

اور مال کو اللہ کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور اور راہ گیروں اور سائلوں پر اور گردنیں چھوڑانے میں خرچ کیا

اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اپنا قول پورا کیا، جب عہد کیا

اور یہی ہیں صبر والے، مصیبت اور سختی میں، اور یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات پوری کی جہاد کے وقت، اور یہی پرہیز گار ہیں۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے وعیدیں:

وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ هُوَ خَيۡرًا لَّهُمۡ‌ؕ -بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ‌ؕ -سَيُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِهٖ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ؕ -

ترجمہ: وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اُس کے ساتھ جو اللہ (عزوجل) نے اپنے فضل سے اُنھیں دیا۔ وہ یہ گمان نہ کریں کہ یہ اُن کے لیے بہتر ہے بلکہ یہ اُن کے لیے بُرا ہے۔ اس چیز کا قیامت کے دن اُن کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا جس کے ساتھ بخل کیا۔

اور ارشاد فرمایا: وَ الَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّہَبَ وَ الۡفِضَّۃَ وَ لَا یُنۡفِقُوۡنَہَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۙ فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿ۙ۳۴﴾ یَّوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡہَا فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِہَا جِبَاہُہُمۡ وَ جُنُوۡبُہُمۡ وَ ظُہُوۡرُہُمۡ ؕ ہٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ ﴿۳۵﴾۔ (القرآن)

ترجمہ: جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے اور اُسے اللہ (عزوجل) کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہیں، انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو، جس دن آتش جہنم میں وہ تپائے جائیں گے اور اُن سے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور اُن سے کہا جائے گا) یہ وہ ہے جو تم نے اپنے نفس کے لیے جمع کیا تھا تو اب چکھو جو جمع کرتے تھے۔

صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، اس وقت اعراب میں کچھ لوگ کافر ہو گئے (کہ زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے)، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اُن پر جہاد کا حکم دیا، امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا اُن سے آپ کیونکر قتال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے، مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہیں اور جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ لیا، اُس نے اپنی جان اور مال بچا لیا، مگر حق اسلام میں اور اس کا حساب اللہ (عزوجل) کے ذمہ ہے (یعنی یہ لوگ تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنے والے ہیں، ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس سے جہاد کروں گا، جو نماز و زکاۃ میں تفریق کرے (کہ نماز کو فرض مانے اور زکاۃ کی فرضیت سے انکار کرے)، زکاۃ حق المال ہے، خدا کی قسم! بکری کا بچہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا کرتے تھے، اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو اس پر اُن سے جہاد کروں گا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: واللہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے۔ اُس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے"۔ **(الحدیث)**

زکوٰۃ کی تعریف:

توحید اور نماز کے بعد، زکوٰۃ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔ اصطلاح میں " مخصوص مال کا، مخصوص شرائط کے ساتھ، مخصوص شخص تک پہنچانا"۔

زکوٰۃ کا حکم:

☆ کل مال کا چالیسواں حصّہ (یعنی ڈھائی فیصد مال) بطور زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔
☆ ادا نہ کرنے والا فاسق و گنہگار ہے۔
☆ تاخیر کرنے والا گنہگار اور مردود الشہادۃ ہے۔
☆ اس کا منکر کافر ہے۔

نوٹ: زکوٰۃ عبادت مالی ہے۔

عبادت کی تین قسمیں ہیں :

عبادت بدنی---جیسے :نماز وروزہ وغیرہ ، عبادت مالی---جیسے:زکوٰۃ،فطرہ وغیرہ، عبادت بدنی ومالی---جیسے:حج

زکوٰۃ کن لوگوں پر واجب ہے؟

زکوٰۃ ہر مسلمان،عاقل،بالغ، آزاد،صاحبِ نصاب،پر واجب ہے۔

زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے عمومی شرائط:

۱۔مسلمان ہونا۔ (کافر پر زکوٰۃ نہیں)

۲۔عاقل ہونا۔ (مجنون پر زکوٰۃ نہیں---وہ مجنون جس کا جنون پورے سال کو گھیر لے)

۳۔بالغ ہونا۔ (نابالغ پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ کتنا ہی مال کیوں نہ ہو)

۴۔آزاد ہونا۔ (غلامی کا سلسلہ اب مفقود ہو چکا ہے)

۵۔مال کا بقدر نصاب ہونا۔ (نصاب کم ہونے کی صورت میں زکوٰۃ نہیں)

۶۔مال نصاب پر ایک قمری (یعنی اسلامی) سال کا گزرنا (زکوٰۃ میں عیسوی سال کا اعتبار نہیں)۔

مال نصاب کی شرائط:

- نصاب کے مال پر پورا قبضہ ہونا۔

(یعنی وہ مال جو ابھی قبضے میں نہیں اور ملنے کی امید بھی نہیں اس پر زکوٰۃ نہیں، جبکہ وہ مال جو کسی کو قرض دیا اور اسکے ملنے کی امید بھی ہے تو مل جانے کی صورت میں گزشتہ سالوں کی بھی زکوٰۃ واجب ہوگی البتہ ادا کرنا اس وقت واجب ہوگا جب نصاب کا کم از کم پانچواں حصّہ یا اس سے زائد واپس مل جائے،

لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو ہر سال قرض کا حساب کر لگا کر، زکوٰۃ ادا کر دی جائے ورنہ بعد میں ایک ساتھ دینا زیادہ مشکل ہے)

مثلاً: فرض کریں زکوٰۃ کا نصاب 82000 تھا زید نے 85ہزار کسی کو قرض دیا۔ تکمیل سال ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوگئی لہٰذ 2.5% کے حساب سے 2125 اس سال کی زکوٰۃ ہوگئی۔اب اگلے سال کی زکوٰۃ 82875 کے حساب سے ہوگی یعنی 2072 تو اب جبکہ بقیہ قرض 80803 بچا جو کہ نصاب سے کم ہے لہٰذ مزید زکوٰۃ واجب نہیں۔اب جب دیا ہوا قرض واپس آئے گا تو اس میں سے دونوں سالوں کی زکوٰۃ ملا کر 4197 بطور زکوٰۃ ادا کر دیے جائینگے۔

مزکورہ صورت کی ادائیگی کا طریقہ:

پہلے سال کی زکوٰۃ کا حساب لگا کر اسے کل قرض سے تفریق کیا جائیگا۔(اگر اب بھی صاحب نصاب ہے تو پھر) تو دوسرے سال بقیہ قرض کی زکوٰۃ کا حساب لگا کر اسکی بھی بقیہ سے تفریق کی جائیگی۔(اور اسی طرح آئندہ سالوں میں بھی یہی طریقہ کار جاری رہے گا، یہاں تک کے صاحبِ نصاب نہ رہے۔

- نصاب کے مال پر تکمیلِ سال۔ (یعنی صاحب نصاب ہونے کے دن اور نصاب کے سال کے آخری دن بقدر نصاب مال ہونا، درمیانِ سال کا اعتبار نہیں اگرچہ کم ہوا یا زیادہ، جبکہ مال مکمل ختم نہ ہوا ہو)

مثلاً: 1 رمضان **2020** کو 82000 موجود ہیں تو زکوٰۃ کا سال شروع ہو گیا اب،

- اگر درمیان سال میں کبھی بڑھ کر 1 لاکھ پر چلا گیا، کبھی کم ہو کر 50 ہزار پر آ گیا لیکن سال کے اختتام پر یعنی 1 رمضان **2021** کو 82000 یا اس سے ذائد موجود ہیں تو زکوٰۃ واجب ہو گی، ورنہ نہیں۔
- اگر درمیان سال میں کبھی کم ہو کر بلکل ختم ہو گیا یعنی (zero) تو اب اس سال کا اعتبار نہیں، جب پھر کبھی صاحب نصاب ہو گا تو سال کا اعتبار نئے سرے سے ہو گا۔

- نصاب کے مال کا حاجت اصلیہ سے خالی ہونا۔ (حاجت اصلیہ یعنی مکان، کپڑے، سواری، راشن، گھر خرچ، کتابیں، آلات واوزار، برتن، وغیرہ)

- نصاب کے مال کا قرض سے فارغ ہونا۔ (اگر قرضہ ہے تو پہلے قرض کی قیمت جدا کی جائے گی پھر بھی اگر نصاب موجود ہے تو واجب، ورنہ نہیں۔ جبکہ قرض تکمیل سال سے پہلے کا ہو ورنہ، یہ قرض ادائے زکوٰۃ میں مانع نہیں)

مثلاً: 1 لاکھ موجود ہیں لیکن 40 ہزار کسی کا قرض بھی ہے تو قرض کی رقم جدا کر کے 60 ہزار بچے جو کہ نصاب سے کم ہے لہٰذا زکوٰۃ واجب نہیں۔

دوسری صورت میں 1 لاکھ موجود، 10 ہزار قرض، بچے 90 ہزار، نصاب سے ذائد ہیں، زکوٰۃ واجب ہو گی۔

☆ قرض کا تکمیل سال سے پہلے کا ہونا یعنی سال مکمل ہوا 82000 موجود تھے زکوٰۃ کی رقم متعین ہو گئی، اب ابھی زکوٰۃ ادا نہ کی اور کسی سے قرض لے کر خرچ کر دیا تو اس قرض کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ زکوٰۃ تو پہلے ہی متعین ہو چکی تھی، ادا نہ کرنا اسکی اپنی غفلت تھی۔

نوٹ: مثال میں موجود نصاب زکوٰۃ فرضی ہے لہٰذا زکوٰۃ دیتے وقت اس وقت کے نصاب کا اعتبار ہو گا۔

غور فرمایئے: معاشرے مین رائج **BC** کے متعلق ضروری معلومات:

BC کی دو صورتیں ہیں:

۱) چند اقساط ادا کیں اور BC کھل گئی، اس صورت میں یہ شخص ملنے والی ذائد رقم کا مقروض ہے یعنی اس کے ساتھ قرض والا معاملہ ہو گا، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

۲) چند اقساط ادا کیں اور BC اب تک نہیں کھلی (مثلاً آگے کا - یا - آخری نمبر ہے)، اس صورت میں یہ شخص ادا کردہ اقساط کے مال کا مالک ہے، لہٰذا یہ ادا کردہ مال تنہا یا دیگر مال کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچتا ہے تو زکوٰۃ واجب ہو گی۔

اموالِ زکوٰۃ اور ان کے نصاب:

۱۔ سونا۔ (صرف سونا ہو تو ساڑے ساتھ تولہ یعنی 7.5)

۲۔ چاندی۔ (صرف چاندی ہو تو ساڑے باون تولہ یعنی 52.5)

۳۔ کرنسی۔ (صرف کرنسی ہو تو ساڑے باون تولہ چاندی کی قیمت)

۴۔ مال تجارت۔ (مال تجارت ہو تو ساڑے باون تولہ چاندی کی قیمت)

۵۔ اوپر والے چاروں میں سے دو یا ذائد کا مجموعہ۔ (اس صورت میں بھی ساڑے باون تولہ چاندی کی قیمت)

۶۔ چرائی کے جانور۔ (جو اپنا چارہ خد چرتے ہیں)

نوٹ:

- چاندی کی قیمت کا اعتبار، سونے کی قیمت سے کم ہونے کی بناء پر ہے اگر کبھی کسی زمانے میں چاندی کی قیمت سونے سے بڑھ جائے تو اعتبار کم والے یعنی سونے کی قیمت کا ہو گا۔
- سونے یا چاندی کے زیورات میں جو کھوٹ (یعنی وہ جو سونے کے علاوہ ہو) **زیور سے جدا ہو جاتا ہے** جیسے لاکٹ وغیرہ، وہ سونے میں داخل نہیں، اسے جدا کر کے نصاب دیکھا جائیگا۔
- سونے یا چاندی کے زیورات میں جو کھوٹ **زیور سے جدا نہیں ہو تا ہے (یعنی fixed ہو تا ہے)** جیسے جوڑنے کے لئے ٹانکا -یا- نگ وغیرہ تو اس میں غلبہ کا اعتبار ہے،
    - اگر سونا کھوٹ سے زیادہ -یا- برابر ہے تو کھوٹ کا وزن بھی سونا شمار ہو گا۔
    - اور اگر کھوٹ زیادہ ہے تو اعتبار زیور میں موجود صرف سونے کے وزن کا ہو گا۔
- مال تجارت وہ مال ہے جسے خریدا ہی خالصتاً تجارت کی نیت سے ہو۔ اگر خریدتے وقت تجارت کی نیت نہیں تھی بعد میں بیچنے کا ارادہ ہوا تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں (یا) خریدا تو تجارت کی نیت سے تھا لیکن ساتھ رکھنے کا بھی ارادہ تھا تو نیت خالص نہ ہوئیں لہذٰا اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں (یا) ابتداءً خریدا تو تجارت کی نیت سے تھا مگر بعد میں بیچنے کا ارادہ ترک کر دیا تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

مصارف زکوۃ:

شرعی فقیر کی تعریف: وہ شخص جس کے پاس **ساڑے باون(52.5)** تولہ چاندی یا اسکی مالیت کے برابر حاجت اصلیہ کا سامان نہ ہو۔

حکم: ان کے لئے زکوۃ اور دیگر صدقات واجبہ لینا جائز ہے، مگر مانگنا جائز نہیں۔

شرعی مسکین کی تعریف: وہ شخص جس کے پاس **ایک وقت کا کھانا بھی موجود** نہ ہو۔

حکم: ان کے لئے زکوۃ اور دیگر صدقات واجبہ لینا بھی جائز ہے اور مانگنا بھی جائز ہے۔

جن کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی	جن کو زکوۃ دی جاسکتی
• سید (یعنی آلِ حسنین کریمین) • ہاشمی (یعنی آلِ حضرت عبد المطلب، بنو عباس وغیرہ) • زوجین (یعنی شوہر اور بیوی آپس میں ایک دوسرے کو) • اصول و فروع (یعنی ماں، باپ اور ان سے اوپر والے اور بیٹا، بیٹی اور ان سے نیچے والے) • غنی اور اسکی نابالغ اولاد • کافر	وہ افراد جو ان پانچ کے علاوہ ہوں، جبکہ ان کے پاس: • ساڑے سات تولہ سونا، نہ ہو۔ • ساڑے باون تولہ چاندی یا اسکی رقم یا اتنی مالیت کا مالِ تجارت یا اتنی مالیت کا وہ سامان جو حاجت اصلیہ سے ذائد ہے، نہ ہو۔ **نوٹ:** غیر حاجت اصلیہ کا سامان اگر تجارت کی نیت سے نہیں تو اس پر زکوۃ بھی نہیں لیکن یہ سامان تنہا یا دیگر نصاب سے مل کر چاندی کی قیمت کو ے نصاب کو پہنچتا ہے **تو زکوۃ لینے میں مانع ہے۔**

نوٹ: صدقات کی ادائیگی میں قرابت داروں کو ترجیح دینا مستحب ہے اور اسکا دہرا اجر ہے (ادائیگی کا اور صلح رحمی کا)، ترتیب درجہ زیل ہے:

۱۔ غریب رشتہ دار (پھر ان میں بھی جو جتنا زیادہ قریبی ہو اتنا ہی اس کا حق زیادہ ہے) ۲۔ غریب پڑوسی ۳۔ فی سبیل اللہ

ادائیگی زکوۃ کے درست ہونے کی شرائط:

☆ زکوۃ کی نیت ہونا۔ ☆ دینے والے کو مالک بنانا۔ ☆ جسے مالک بنایا اس کا قبضہ پر قادر بھی ہونا۔

Zakat Calculation:

Cash+ Prize bond(A)= ________ (if any)

Merchandise (مال تجارت)(B)= ________ (if any)

Gold(C)= weight (in tola) × current gold rate of 1 tola ________ (if any)

Silver(D)= weight (in tola) × current Silver rate of 1 tola ________ (if any)

A+B+C+D= | | −Loan(if any) | = |

Total | | ÷ 40 = | | (Zakat Amount)

چند عمومی سوالات:

س: عامر رمضان کی تین تاریخ کو صاحب نصاب ہوا لہذا اگلے سال اس مال کی زکوٰۃ دیگا، لیکن اب درمیان سال میں عامر کو مزید مال حاصل ہوا تو اس نئے مال کے لئے نئے سال کا اعتبار ہو گا یا وہی پہلے والا؟

ج: زکوٰۃ کی ادائیگی میں سال کی ابتداء اور انتہاء کا اعتبار ہوتا ہے۔ جب عامر (تین رمضان کو) صاحب نصاب ہو گیا تو اب درمیان سال میں مال کی زیادتی یا کمی کا اعتبار نہیں، سال مکمل ہونے پر جو مال موجود ہے ان سب کی زکوٰۃ ایک ساتھ (تین رمضان کو) ادا کی جائیگی۔

س: کیا زمین پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

ج: زمین، مکان، دکان میں سے کچھ بھی اگر خالصتاً تجارت کی نیت سے خریدا تو یہ مال تجارت ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر تجارت کے لیے نہیں تو ان پر زکوٰۃ بھی نہیں۔ البتہ ان سے اگر نفع حاصل ہوتا ہے (یعنی کرایا، وغیرہ) تو وہ مال ہے نصاب تک پہنچنے کی صورت میں اس نفع پر زکوٰۃ واجب ہو گی اور زمین اگر کھیتی کی ہے تو اس پر عشر (یعنی سال کی آمدنی کا دس فیصد ادا کرنا) واجب ہوتا ہے۔